Vājid ʿAlī Shāh

Marṣiyah dar ḥāl-i

Shahādat-i ʿAlī [illegible]

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً

مرثیہ

درحالِ شہادت حضرت علی اکبر
علیہ السلام تصنیفِ منیفِ حضرت
سلطان عالم محمد واجد علیشاہ خلد اللہ ملکہ مصرع
افتخار احمد کو ہی جبریل پر

در مطبع سلطانی اہتمام رئیس الدولہ طبع شد

١ مرثیه

افتخار احمد کو ہی جبریل پر
کار حضرت وحی اور تنزیل پر
دست بالا دست عزرائیل پر
دم شماری صور اسرافیل پر
ایسا مرسل بعد عیسیٰ اب نہین
اور پیغمبر سی کچھ مطلب نہین

٢

حیف کی جا جسپہ حق کا پیار ہو
جو جہان مین دین کا سردار ہو
جسکی خوشرائی سی بیڑا پار ہو
حسن دانائی سی دل ہشیار ہو
اوسکی جا پر گر پڑی بوبکر واہ
کر دیا مرتد نی امت کو تباہ

٣

جسکی در پر پونچہکر جبریل آئین
تازیانی اوسکی بیٹی کو لگائین
خلد کی سیرین جو دنیا مین دکہائین
اونکی گہر کو پہونکدین ناری جلائین
تخت در پر اوسکی دروازہ گرا
ہوگیا محسن شہید اور در دہا

گرچہ ہی میراث بیجا عذر ہے
خود وہ کہتی تہی نہین میراث شی
غور کیجی بیان حضرت کی کی
سب کو بٹتا ایکسا وہ ہوتین جی
دونی سب چہینا یہہ اچہا عدل ہی
سبکو بٹتا تو ہی بیجا عدل ہی

اول او سیجا بیخطر گاڑا گیا
ثانی بیدین دوبارہ جا گہسا
ایک اک پہلو مین اک مین دوسرا
یون نبی کی قبر پر قبضہ ہوا
بولئی میراث پائی تہی زمین
بیٹیونکی ہاتہہ آئی تہی زمین

بنت احمد درد کہا کر مر گئین
اس الم سی تخت پیغمبر گئین
حق بیزاری ہی ظاہر کر گئین
یعنی چہپکر قبر مین مضطر گئین
ہو فراق شاہ سی تکیہ ملول
پر نہ سمجہی اوس لحد کو خاک دہول

ع

موت کا جسدم مرض شہ کو ہوا
یعنی سم خوردہ بدن مین بڑہ چلا
اک یہودی کی ہتی زن اوسنی دیا
آہ کی خیر البشر نی اور کہا
کام وہ سم کرتا ہی میرا تمام
ہی وصی میرا سبہو نکا اب امام

ش

جسکا کلمہ پڑہتی ہو عالم مین سب
تہمت ہذیان رکہین اوپر غضب
رنج و غم سی کیون نہ دلکو آئی تب
زیست ہی مین ترک ہی بالکل ادب
جانا احمدؐ کا بہا نا ہو گیا
دین پر شیطا نکا تہا نا ہو گیا

ع

اوسقدر آئی زمین کب بانٹ مین
جسمین رہتی دو نو بیتی سب سُنین
ہمکو بیہودہ نہ اب الزام دین
کوئی فرمان کوئی پٹہ لا دہرین
گر نہین فرمان سراسر ظلم ہی
بعد رفتن ہی یہہ اوپر ظلم ہی

١٠

جانتی تہی اوّل وثانی کو شاہ
ساری دنیا کو کرینگی یہہ تباہ
پہر اتمام نصیحت رشکِ ماہ
اسطرح بولی بحزن ویاس آہ
ہی اُٹامہ حاکم اور محکوم سب
جاؤ اسکی ہوکی تابع نکلو اب

١١

جو کہ پہر آئیگا وہ ملعون ہی
بیخرد بدبخت اور مجنون ہی
مانی میرا حکم جو مفتون ہی
شدّتِ تب سی جگر محزون ہی
جا کی پہر آئی یہہ دونوں لعنتی
دیکہتی حکم نبی سی سرکشی

١٢

لعنت حق کی برابر ہو گئی
تہا اُٹامہ میرا فر ہو گئی
سب رعایا سی یہہ بہتر ہو گئی
ساکت اس ڈہب سی پیمبر ہو گئی
بولی لاؤ خامہ و کاغذ لکہوں
اک نوشتہ محکم اسدم تمکو دوں

۱۱

مرتضیٰ دفن و کفن کی فکر مین
اور رہیہ دو نو بدن کی فکر مین
فاطمہؑ محسنؑ حسنؑ کی فکر مین
اور رہیہ باغی چمن کی فکر مین
ای فلک خانہ ترا برباد ہو
مرتضیٰؑ غم مین عمر دلشاد ہو

۱۲

مانا ہمنی ہو گیا اجماع خوب
اور ہوا مہرِ نبوّت کا غروب
اہلبیتِ مصطفیٰ کہلائی دوب
داخلِ اجماع کب ہتی خوش قلوب
میر لشکر نی دیا تہا حکم کب
بن جو بیٹہی اوس جگہہ پر سبہی سب

۱۳

بولا اوّل جوش ہی ہذیان کا
کیا مُسَلّم قول اب اس آن کا
ہو گیا دشمن عدو سلطان کا
پاس تک چہوڑا نبی کی جان کا
بولی پیغمبر یہاں سی دُور ہو
جاؤ بتخانو مین اب مسرور ہو

ش ۱۴

بعدِ پرسہ میرِ امّت سی کہا
ہو گئی ہمسی نمازِ اسدم قضا
یعنی میّت پر نہ کی آکر ادا
بولی حیدرؑ پہر اب اسکا ذکر کیا
اوّل و ثانی ہوئی یون حرف زن
پہر نکالو شاہِ دین کو با کفن

ش ۱۵

سنئی اب توضیح قولِ شاہ کی
پہنچی جب جنّت علیؑ نی آہ کی
اور بن آئی فرقۂ گمراہ کی
چہینی مسند ضیغمِ اللہ کی
ہو چکی تہی دفن تاج الانبیا
آیا اوس جا وہ گروہِ بیوفا

ش ۱۶

قول اشرف مصطفیٰ کا لکھ قلم
سب سی یہ فرماتی تہی میرِ اُمم
یاد رکہنا وسی کہتی ہین جو ہم
اک ذرا اسمین نہین ہی بیش و کم
ڈرنا اوس دن جبکہ حیدرؑ تاجدار
مٹّی کی گہوڑی کی اوپر ہو سوار

١٩

تو کرین اون پر نماز اپنی ادا
واو دریغا مرسلون کی پیشوا
جب سنی کرار نی یہہ التجا
رانو نمین قبر مبارک کو لیا
اور کہا حاضر ہو جوش زور ہو
کج نگہ دیکھی تو دیدہ کور ہو

٢٠

رہ گیا دل تہام کر مرتد عمر
اور کہا یارون سی دیکہو غور کر
کہہ گئی ہین حضرت خیر البشر
ڈرنا اوسدن سی جو حیدر ردا اگر
غیظ سی اسپ اگلی پر ہو سوار
الحذر ای داور دار القرار

٢١

کہلی یہہ بہاگی عمر ہمراہ اور
دیکہتی یہہ ظلم و بدعت کبر و جور
ہو گئی ظاہر عداوت ہی کی طور
کیا پسند آئیگا حق کو انکا دور
بہر جاہ و منزلت ایمان لائی
کاہنو نسی سنکی حضرت پاس آئی

۲۲

پہلا سورہ وہ جو کہ پربار تہا
ہر نفس شیطانِ ملعون یار تہا
حکمِ پیغمبر سی پر ناچار تہا
رہ مین چوکنّا تہا اور ہشیار تہا
آئی جبریل اور دیا حق کا پیام
جز علیؑ ہرگز نہین اورونکا کام

۲۳

آیا جب سورہ برات کا وہان
لائی جبریل اور کہا سرگران
یعنی بہجوا اسی شاہِ زمان
بہر امت جو کری اسکو بیان
سونپا اوّل کو نبیؐ نی اور کہا
جانبِ مکہ مری جانب سی جا

۲۴

ظاہرا ایمان تہا باطن مین عدو
آگی خدمت اور پیچہی جنگجو
مو نہپہ حق حق دلمین بادی کی سبو
گل چمن مین اور گہر مین گو کہر و
واہ کیا ایمان ظاہر تہا پسند
ہو گئی نارِ جہنم پر پسند

٢٥

بس علیؑ کو ساتھ ہی بھیجا وہان
لیکی اوّل سی براءت کا بیان
راہی ہون ملّی کی جانب خوش گمان
اور کہین بو بکر سی رہ جا یہان
دیکھئی کیا کرکری شیخ ہوئی
کیا لیاقت ایسی خر کو عدل کے

٢٦

کہتی ہین سلمان بعدِ مصطفےٰ
شبّر و شبّیر و حیدر فاطمہ
دو جہان کی پیشو اور رہنما
خلق کی ہادی برائی التجا
گھر ہین اک اک کی گئی بہرِ قبول
اور نہ مانی ایک نی آلِ رسول

٢٧

ہان پچوالیس آدمی اکدل ہوئی
عرض کی راضی ہین جو فرمان ملے
بولی حضرت صبح کو گھر پر مرے
آئیو جو حق مجھی فرمان دے
پر مسلّح آئیو درکار ہے
کیونکہ دشمن ایک اک ہشیار ہے

۲۸

چار تنسی یا پنچوین کا ذکر کیا
کوئی بھی جز چار کی آیا نہ تھا
ایک بوذر تھا نی سلمان با سخا
تیسری عمّار یاسر پر وفا
چوتھی مقداد آنکر حاضر ہوئے
اسلئی کوشش سی شہ قاصر ہوئے

۲۹

بعد احمد اک زمانہ پھر گیا
رکن دین احمدی یون گر گیا
پھر زنانی مہ لقا کا سر گیا
تیرگیِ غم مین کعبہ گھر گیا
بولی حیدر جمع قرآن کیجیے
بند دروازیکو بس کر لیجیے

۳۰

جامعِ قرآن ہی نام شیرِ حق
حاسدونکو کیون ہنو غم سی قلق
بوترابی بندۂ ربّ الفلق
جانتی تھی لیتی تھی جا کر سبق
مزبلی پر نعش عثمان سڑ گئے
محرقِ القرآن پہ آفت پڑ گئے

۱۲

۳۱

بعد جمع آیہ ہائی بی شمار
نکلی گہرسی مثل مہ دُلدُل سوار
آئی مسجد مین کہا یون ایکبار
عُروۃ الوثقیٰ ہی یہہ دیکہین ہزار
بولا ثانی ہی ہماری پاس بہی
ہمکو تو ذرّہ نہین وسواس بہی

۳۲

بولی شہ دیکہوگی تا ہادی نہ اب
بس عمر نی کردیا ہی ہی غضب
ورنہ ظاہر رہتا شیعون پروہ سب
دُور ہوتی اوسی غم درد و تعب
اب وہ فرقان مہدیِ ہادی کا ہی
یہہ ہی مژدہ شیعونکو شادی کا ہی

۳۳

بازوئی زہرا پہ کوڑا مارا ہائی
در کی پٹ پہلو پہ عورت کی گرائی
پہونکا دروازہ خدا اوسکو جلائی
گرہ بازو مین رہی کسطرح جائی
تا وفاتِ فاطمہؑ وہ درد تہا
ثانی بیدین عجب نامرد تہا

(۳۴)

گر خلافت ہوتی اوّل کو مباح
اور امامت کرتا وہ شام و صباح
ہوتی امت کی اگر اسمین فلاح
اور نبیؐ کی مشتمل ہوتی صلاح
دور کیون محراب سی کرتی نبیؐ
خود مرض مین پائی خوش دہرتی نبیؐ

(۳۵)

کیا فدک چھینا ہزار افسوس ہی
جان غمسی ابتلک مانوس ہی
سینہ ہمشکل پر طاؤس ہی
جانِ احمد قبر مین مایوس ہی
پہاڑ ڈالا کاغذِ بو بکر ہے
اور حدیثین وضع کین اور مکر ہے

(۳۶)

فعلِ شمرِ زشت ہی فعلِ عمر
کچھ زمانی کی تفاوت ہی مگر
سب شہیدونکی بلا ہی اسکی سر
سب کی دعوی اسپہ بیخوف و خطر
رہ بگاڑی سبکو بیدین کر دیا
رنگِ شیطان آنکھونمین بہر دیا

۳۷

بلکہ ہی شیطان کا اوستاد وہ
دام ہی ابلیس اور صیاد وہ
گو جہان آباد ہی برباد وہ
غم مین آلِ مصطفےٰ دلشاد وہ
بیکفن سبطِ نبی خرم یزید
سعد زندا نمین مکا نمین وہ پلید

۳۸

بند قصرِ خوش مین زینب قید مین
راستی مین یہہ وہ ملعون کید مین
جان تک باقی نہین یہان صید مین
اور اودہر خوشیان ہین عمرو زید مین
یہان سکینہ جان کی حالت تباہ
تختِ نکبت پر بتو نکا بادشاہ

۳۹

مصطفےٰ غمگین اودہر شادیکی دہوم
نعش بی سر یہان جہا نکا وہان ہجوم
یہہ سلیمان خاک پر وہان شور بوم
یہان شہادت اور وہان دربار شوم
دل نکل آ پہلو سی دین مٹ گیا
حکم پیغمبر کا آئین مٹ گیا

۴۰

حضرت یعقوب کی بارہ پسر
تھی ہما تن پر تھی یوسف پر نظر
ایک گم ہونی سی اوسکی خوش سیر
اسقدر روئی گیا نور بصر
یہان علی اکبر پہ نیزہ چل گیا
وہ جری گھوڑیسی منہ کی بہل گیا

۴۱

فرق طیّب کا سۂ الہام غیب
پاک قنجون سی پئی پیغام غیب
تہا اوسی سرمین سمایا نام غیب
بادۂ وحدت سی وہ تہا جام غیب
سرمین سودائی بہشت پاک تہا
سرِّ غیبی بستۂ فتراک تہا

۴۲

گیسوئی پرتاب رشکِ مشکناب
زلفِ پُرپیچ حسین عطرِ گلاب
کاکلِ خمدار لیل کامیاب
موئی طرّہ سنبل باغِ شباب
جعد شعر اسود اوس مہتاب کا
ایک گلدستہ بنا لبلاب کا

۴۳

نور کی پیشانی نگ الماس کا
تہا برادر زادہ وہ عباس کا
تختِ دل تہا وہ کسی بی آس کا
تہا جبین پر دہو کا خور کی طاس کا
ابرِ رحمت ماتہا تہا اوس ماہ کا
چہایا یا پرتو سحابِ آہ کا

۴۴

ابروئی خمدار تیغین جنگ کی
بجلیان دیکہین نہین اس رنگ کی
سامنی تلوارین جیسی سنگ کی
یاروان موجین تہین بحرِ گنگ کی
نردبان عز و جاہ و امتحان
ایک اک بہون چہری پر اک کمان

۴۵

چشم آہو نرگس و بادام و حور
سرمگین لجیاتین با حسن و غرور
بادۂ عرفان سی پر ہمشکلِ نور
تہی لبالب دو نو مین سور و سرور
آنکہین دکہلاتی تہین عالم دور کا
نام حق تہا ذکر اس مخمور کا

۴۴

دور رخسارونکا جلدِ حلمِ حق
یا لبالب نور یزدان سی طبق
تشنگی سی شاہ دین کی ہی قلق
صبر کا دیتی ہین پیاسونکو سبق
مہر کی ٹکڑی ہین یا چہپاری ہین
گال نہرین مردمک فوّاری ہین

۴۵

پلکین نشتر تیر خارِ دشتِ داغ
نوک نیزہ بر چہیان لہائی باغ
جنکی تیزی سی ملا غم کا دماغ
انکو رنج و درد و غم سی کب فراغ
بہر ماتم سوز بانین آنکہ کی
تیر جوڑی ہین کمانین آنکہ کی

۴۶

مردمک حورِ بہشتی خلد وار
جیسی غلمان نہر جنت مین شکار
مردم آبی آمہ سان سوگوار
(یعنی دوات ۱۲)
پتلیان ماشند ماہی بیقرار
ہی بیاضِ چشم سی ثابت سواد
اور سیاہی چہرۂ عین المراد

۴۹

بینی خود بینی سی کوسون دور ہے
یا الف اللہ کا یا نور ہے
ہی یہہ انگشت شہادت نور ہے
یو سی خلد پاک کی معمور ہے
پردۂ بینی ہین راہین خلد کے
پڑ گئین رخ پر نگاہین خلد کے

۵۰

ہی ذقن سی باؤلی اور ونکی چاہ
اس کنوئین مین ڈوبتی ہین مہر و ماہ
کیا پڑی سیب زنخدان پر نگاہ
جس کو شادابی نہین ہی آہ آہ
گل ذقن پر وہ نگاہین گر گری
حسن یوسف آنکر پانی بھری

۵۱

دانت موتی سی دہن خشکیدہ ہے
پیاس سی ہر دانت آب دیدہ ہے
آنسو آکر لثہ مین چسپیدہ ہے
تخم دندان گرمی سی کاہیدہ ہے
بوند آنسو کی جو نکلی جم گئی
اک لڑی اشکونکی موہنہ مین تہم گئی

س ۵۴

ہی گلا صہبائی عرفان سی بھرا
یا صراحی یا قمر یا مہر سا
مہ ضیا برجیس رتبا با صفا
شمس زہرہ مہ لقا بدر الدجیٰ
ماہ پارہ رشکِ خور ناہید رنگ
یا عطارد یا سُہا وہ بیدرنگ

بمعنی فرصت ۱۲

س ۵۳

لب سی شرمندہ رطب قند و عسل
ہین یہہ چپ پر منبعِ خیر العمل
دو بہشتی حورین ہین باہم بغل
خشکی سی گویائی مین ہی ہی خلل
دو ہلال اکجا پہ جسم کر رہگئی
دو ستاری رُخپہ تھم کر رہگئی

س ۵۲

اور زبان ہی ماہیِ بحرِ الم
بیقراری ہی ہی بیتابی بہم
مصدرِ نفرینِ افواجِ ستم
مخزنِ خلق و رفاہ و ذی حشم
بد زبانی سی ہی تائب یہہ لسان
کہتی ہی ربِّ سخن سی الاماں

۵۵

شانی ہم شکل ستارہ گول گول
جسکی کیوان فلک کا اوترا مول
برج میزان کہہ رہا ہی مجہہ مین تول
یہہ مقالہ قند کا ہی دلمین گہول
کیا مدوّر گوئی چوگانِ حسینؑ
ہندوانہ بہرِ میدانِ حسینؑ

۵۶

بازوؤن کی ضو سی ہیرا گھٹ گیا
کہہ بلورین یا ستونِ خوشنما
نور کی بیلن پہ شاہِ ہُدا
جنسی ہر سیّارہ اوپرس چکا
مہرِ تابانِ شہیدِ گرسنا
خوش زحل بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ

۵۷

کہنیون سی پست نسرین ہو گیا
اونپہ صدقی عقدِ پروین ہو گیا
آہنی کی شکل آئین ہو گیا
جسنی دیکھا اونکو خودبین ہو گیا
لعلون کی گٹّون نی توڑا رنگ کو
ڈھنگ اپنا اور اپنی سنگ کو

٦٠

سینۂ شہباز سینے سی اُڑا
اور عقاب چرخ ہتک کر رہ گیا
سینۂ روشن تھا صندوقِ وفا
ماہِ تابان بدر چہرہ پر ضیا
سینۂ بی کینہ آئینہ نمط
آبگینہ سینہ آئینہ نمط

٥٩

پنجۂ خورشید پنجی سی گھٹا
کلۂ ضرغام قبضی سی کٹا
جو اسد تھا سامنے فوراً ہٹا
دشت و کوہ و بحر مردونسی پٹا
پنجۂ شہبازِ اجل سی ہمکنار
پُر وقار و پُر جلادت بُردبار

٥٨

اور کلائی سی کل آئی شیر کو
جب کبھی او نگلی دکھائی شیر کو
نیستی کی رہ بتائی شیر کو
گر کبھی ضربت لگائی شیر کو
اک کو دو اور دو کو تیرا کر دیا
شام کی ساعت سویرا کر دیا

٦١

پشت ہی پشت وپناہِ دوجہان
اور پُشتیبانِ کشتی ہر زمان
ہان قوی پشت اسّی تہی پیر وجوان
پَست پُشتِ صاف سی ماہِ عیان
تہین قفا سی قاف پر پریان نثار
عکسِ آئینہ ضیا سی شرمسار

٦٢

کبک صدقی ہر قدم رفتار پر
مہ فدا رُخسارِ گوہر بار پر
پہڑکی بلبل اس گلِ بیخار پر
یاسمن کو رشک ہتا رخسار پر
راستیِ قد پہ قمری تہی چکور
چاند سی اونگلی کی اک اک پور پور

٦٣

حُسن تہا حُسنِ حسینان سی دوچند
صبح عاشورہ کو لرزان بند بند
بعد عمّو پیش شاہِ ارجمند
آئی اکبرؑ عرض کی ای سربلند
فرطِ ناکامی سی ہون مین شرمگین
دیکہتی عبّاس ہی سر پہ نہین

۶۴

رخصت اس بی پر کو بابا دیجے
دلمین ہی جام شہادت پیجے
داغِ فرقت دلپہ اس دم لیجے
تام آور ہین ہی ہون وہ کیجے
بولی حضرت شہر بانو سی کہو
یا پھوپھی سی تم اجازت جا کی لو

۶۵

چپ ہوئی اکبر مگر کاہیدہ دل
اشک چشمون سی روان اور مضمحل
مثلِ سروِ باغ و بستان پا بگل
قلب بولا اب پہانسی تو نہ ہل
جب تلک رخصت نہ سرور سی ملی
کیا مجال اپنی قدم کی گر ہلی

۶۶

سر تو نیچا کر لیا آنسو بھر آئی
شاخون مین پلکون کی یا جگنو بھر آئی
بحرِ اشک و گریہ تا زانو بھر آئی
سانس ہٹنڈی ایسی لی پہلو بھر آئی
رو دیئی وانتون سی لب کو کاٹ کر
سینہ کوٹا لب زبان سی چاٹ کر

۶۷

اتنی مین زینب بہی او سجا آگئین
بیخودی سی تا حرمِ مولا گئین
یو پہنی سی حال کی شرما گئین
رمز ظاہر سے مگر وہ پا گئین
یعنی اکبر طالبِ رخصت ہین اب
دفعۃً چلائین بہیا ہی غضب

۶۸

میرا پالا میرا بچا ہی یہہ ماہ
کیسی با نوا اور اونکی کیسی چاہ
یعنی پالا اسکا خالق ہی گواہ
گود میری کیا کرینگی یہہ تباہ
بہائی کیا رن کی اجازت دی چکی
رخصت ای مہرِ امامت دی چکی

۶۹

شاہ نی فرمایا تم ہشیار رہو
وار وی دردِ دلِ بیمار رہو
دو اجازت یا نہ دو مختار رہو
مرتضیٰ آگاہ ہین خوشکار رہو
یعنی روکا ہی اجازت دی نہین
ایسی ایذا اپنی جان پر لی نہین

۱۰

جب ہوئی بہائی بہن مین یہہ کلام
دستِ اکبر سی چہٹی دل کی زمام
عرض کی اپنا کلیجہ تہام تہام
ای پہوپہی امان نہ ٹہرےگا غلام
جانثارن کی طرف حق کی قسم
ہل مبارز کہتی ہین ملعون بہم

۱۱

جب سنی حق کی قسم شبیر نے
دل کڑہا یا ماہ آفت گیر نے
شیر کا عذر کردیا تقدیر نے
اور ندا دی لشکرِ بی پیر نے
گہوڑی پر شہ نی کیا اونکو سوار
آیا غش زینب کو دل تہا بیقرار

۱۲

یہان جری کی موہنہ پہ سرخی آگئے
جیسی رنگت لالی کی شرما گئے
بولین بانو موت گہر بہر کہا گئے
داغ فرقت مین بہی دلبر پا گئے
زیرِ ران توسن گلِ خورشید تہا
پہل سنان کا لمعۂ ناہید تہا

۴۳

خود سر پر مہر آسا ہو گیا
چار آئینہ تماشا ہو گیا
جوشنون سی حفظ دونا ہو گیا
زرہ تن بہی جال سارا ہو گیا
ماہئ بحر جلادت تن ہوا
رشک روئی زلزلہ توسن ہوا

۴۴

لطف دستانہ سی ٹوٹی زبردست
اور بہلم سی مرغ جرأت خود پرست
دہار سی تلوار کی دریا تہا پست
قبضی مین شمشیر کا وہ بند و بست
گر جہان الٹی نہ چہوٹی ہاتہ سی
ذائقی خونون کی لوٹی ہاتہ سی

۴۵

ڈہال تیرہ رنگ ابر کوہسار
یا شب دیجور یا لیل نہار
دود آہ نوجوانان زنگبار
جس کی رنگت پر فدا مشک تتار
پوئی مرکب کی نہتی بہونچال تہی
پشت خور پر بدر کامل ڈہال تہی

ہتا جو اُشبہ مصطفیٰ سی یہہ جوان
زلزلہ آتا تہا جاتا تہا جہان
ہاتہوں سی چہٹنی لگی تیر و کمان
کہتی ہتی قدسی فلک پر الامان
شیر کی مانند جب غازی چلا
سرمہ سان رہوار سی ہر تن ہوا

اسطرحسی وہ بہادر جب چلا
پڑ گئی ہل چل ہوا ہتی باد پا
جو بڑہا ششدر رہا اور جو گہٹا
رہ گیا خاموش سکتا ہو گیا
کوئی بولا مصطفیٰ لڑنیکو آئے
کوئی بولا مرتضیٰ لڑنیکو آئے

نیزہ ہتا یا چمکشان یا طول جنگ
مار پیچان اژدہ پشت نہنگ
رشتۂ جانگیر یا وہ بیدرنگ
وہ جوانی وہ شباب اور وہ اُمنگ
نیزیکا پہل ہتا زبان ثعبان کی
ڈانڈا وسکی ہتی الف ایمان کی

٧٩

ییتیمی جانب سلام حاضر نسیب میران انجم

بر یتیمین بیردی آل اتمه

یاره نبین بیتیمین کلمسی سوکلدی ابر

طفل بیتیمک جانب بیوکسه ایکی انفس

حسن اکبر یوی پشتدار لعین

٨٠

کیم بیره کیم کازانه بیره ارض

اوده جسمه بیتیمی اولا یون قوشنه یر

میرا اکبر نام بری و سیلیو او برنیم

ابن اوادام بیتیم الب بیتین بی یابوزن یر

میرا اوادام انضیانه و بیچ یتیمو اول

فاطمه دادی بابای بیری قوش اول

٨١

کون بی باجه سانجی آی ایلیان

بر کلکلوان بیچ می کلیا کی ایلیان

کون بی باجه اکر کیچیسی کی ایلیان

تا ابن بوزی بحره و سکلو بنوشیم

ده کل کاری کس بلای کوشیم

۴۱

تیر میرا ہی الف اللہ کا
اور کمان مین دائرہ ہی ماہ کا
ترکشِ خوش خانہ دولت خواہ کا
شیر سی کیا سامنا روباہ کا
نیزہ میرا کہکشان ہی ڈہال چرخ
ماہ و خور نعل سمند اور یال چرخ

۴۳

آنکہہ خور مجہسی ملائی کیا مجال
تیزئ شمشیر و ہٹی ہی محال
یہہ ہلالی تیغ کاٹی سرخ ڈہال
سنبلہ کا پہونک دی لوبال بال
میری کاوی سی فلک گردش مین ہین
ہر قدم جن اور ملک گروش مین ہین

۴۲

مین وہ ہون افلاک کو گردون تکان
ثابت و سیار ہوئین نیم جان
گاڑدون چشم قمر مین انگلیان
توڑلون برج اسد کو ناگہان
میرا نیزہ دو کری جوزا مثال
عارضِ مہتاب کردون خون سی لال

۸۷

پیش و پس سی پیش و پس کیسکو ہوا
دم تلک یہہ حور چہرہ خوشنما
دم چنور شاہون کی سر کا پر ضیا
موئی دُم تار وفا و مرتبا
حور ہی اک کلائی اسپ کی
تا کجا کریئی بڑائی اسپ کی

۸۶

اُم کی پہا کین ہین گوش بادپا
آنکھین مخمور شراب باصفا
تہو تہنی ہی میوۂ باغ ولا
کُندہ ہی طاؤس بستان ہنا
یال گیسوئی حسینان جہان
پشت مرکب کوہ گردون آشیان

۸۵

گرز فولادی رُخ مہر منیر
آسمان ہین میری والد کی سریر
سبعہ سیارہ مرا اک ایک تیر
اور کمان ہین جا نعالم گوشہ گیر
تیغ میری ہی ہلال آسمان
نام ہی میرا علی اکبر جوان

۸۸

زینِ اطلس خانۂ آباد ہی
راکبِ غمگین ہی اس پرشاد ہی
یہہ لجامِ باد پا صیّاد ہی
گرا وبہہ کر گر پڑی افتاد ہی
ہان بس اب آئی کوئی میدانمین
یون فنا کر دون اوسی اکہ نمین

۸۹

تار ہو جیسی جُدا صابون سے
غسل دیدون مدّعی کو خون سے
یا اوسی تشبیہ دون مجنون سے
پہر نہ اچہّا ہو کسی معجون سے
کہہ کی یہہ شپ سی لگہسیٹا تیغ کو
یا علیؑ کہہ کر جو کہینچا تیغ کو

۹۰

دو بہا ئمین اک تزلزل پڑ گیا
جو فلک پر تہا زمین مین گڑ گیا
بختِ اکبر جنگ گہ مین لڑ گیا
بد دماغی سی وہ لشکر سڑ گیا
تہر تہری ابدان مین پہری سیاہ
شام کی لشکر پہ چہایا رعبِ ماہ

۹۱

جس طرف گزرا تلاطم ہو گیا
تخم آفت کشت دل مین بو گیا
جاگتا بخت مقدر سو گیا
دو ہوا اکبر کی آگی جو گیا
میمنہ اور میسرہ اور قلب گاہ
تیغ کی ضربون سی بالکل ہی تباہ

۹۲

ایک سو دس ماری کافر وقت جنگ
انکی سینی پر لگی اک شر خدنگ
جب پراگندہ ہوئی وہ تیرہ رنگ
آئی اکبر پیاس کی شدت سی تنگ
عرض کی شبیر سی ای نامدار
ایک چلو پانی دیجئی مین نثار

۹۳

باپ نی رو کر کہا بیٹی سی آہ
پانیکا قطرہ نہین ای رشک ماہ
دیکہتی ہو سبکی حالت ہی تباہ
شاق ہی مجہہ پر خدا ہی ہی گواہ
مانگی اکبر پانی مین مجبور ہون
آپ سی ای جان کوسون دور ہون

۹۴

پر زبان میری دہن مین لی لی تو
لائی حضرت پیش اکبر اپنا رو
ہائی یاران کیا کرون مین گفتگو
خشک لب اپنی دکہا کر نیکخو
بولی کیا تجہکو چساؤن ای جوان
پیاس سی مین بہی ہوا ہون نیمجان

۹۵

میری موہنہ مین بہی نہین آب دہن
نہ میسّر دشت مین تارِ کفن
ای محمدؐ مرسلِ ربّ زمن
پیاس سی مرجہایا جاتا ہی چمن
پہر انگوٹہی موہنہ مین اکبر کی جو دے
پائی تسکین اک ذراسی راہ لے

۹۶

پہر دوبارا آیا میدان مین جری
اور گرائی خاک پر نوّی شقی
تیغ منقذ کی لگی سر پر کڑی
غش جو آیا باگ گہوڑی کی چہٹے
لشکر کفّار مین گہوڑا گیا
پارہ پارہ اوس جوان کو کردیا

۹۷

کیا لکھوں آگی قلم روتا ہی اب
ٹکڑی ٹکڑی ہو گئی اعضا کی سب
جان ابن مرتضیٰ پر تہا تعب
مر گئی ہی ہی علی اکبر غضب
دم نکلتی وقت چلا کر کہا
آئیی بابا فدا مین ہو چکا

۹۸

میری دادا نی مجھے پانی دیا
مینی خوش ہو کر اوسے بابا پیا
جام آب خلد فدوی نے لیا
پورا وعدہ اب وفا مینی کیا
نعرہ مارا شاہ دین نی گر پڑی
معرکی کی سمت حضرت پھر پڑی

۹۹

لاشہ خیمی مین جو لائی شاہ پاک
ہر طرف غل ہو گیا روحی فداک
ہائی سینہ ہی انی سی چاک چاک
زینب و کلثوم کی سر پر ہی خاک
بلبلاتی تھی سکینہ نیم جان
بانو کہتی تھی موا اکبر جوان

بیت

ببین جمعی چنین از حسن کم و فتنه ام
شفقت مولا تری یا بهتر از راه
یال و بنای کسی دار آفرین بر شاه شاهنشاه
یاری بکن بر غم کسی جلوه گیر
چو ببوس و ببین مرئی با گیر

تمام شد